اطاعت امام

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یاایھاالذین امنوااطیعوااللہ واطیعواالرسول واولی الامرمنکم۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔

اصل چیز خدا اور اس کے رسول کی اطاعت ہے اور تمام کامیابیاں اسی میں مضمر ہیں۔جس قوم میں‌اطاعت کی روح ہوتی ہے اگر وہ قوم پہاڑوں سے ٹکرائے تو انھیں اپنی جگہ سے ہلا سکتی ہے صحراؤں کو گلزاروں میں تبدیل کر دیتی ہے۔کوئی چیز بھی اس کے ارادوں میں حائل نہیں ہو سکتی۔اطاعت امام کا بنیادی فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت عبادہ بن صامت آنحضرت ﷺ کا پیغام کچھ اسطرح ہم تک پہنچاتے ہیں۔کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کی بیعت کی کہ ہم ہر حالت میں اطاعت کریں گے۔تنگی میں ہوں یا آسائش میں۔ہمیں وہ حکم خواہ اچھا معلوم ہو یا برا۔خواہ ہم پر ترجیح دی جارہی ہو یعنی ہمارے حقوق دبائے جارہے ہوں۔تب بھی اطاعت کریں گیا اور جن کے سپرد ہم نے اپنا امر کیا ان سے ہم تنازع نہ کریں گے۔"

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔"جس نے میری اطاعت کی اس ے اللہ کی اطاعت کی۔جس نے میری نافرنی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔جس نے حاکم وقت کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جو حاکم وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔"

کامل اطاعت ترقی کرنے والی قوموں کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔بات بات پر قائد کا راستہ روک کر کھڑے ہو جانا قومی ترقی کی رفتار کو سست کر دیتاہے۔لیڈر پر اعتماد اور اس کے احکام کی بلا چون و چرا تعمیل ہی قومی ترقی کا راز ہے۔جب تک مسلمان اس پر عمل پیرا رہے۔دنیا ان کے قدموں میں تھی۔لیکن جب داخلی انتشار ان کے اندر پید ا ہو گیا تو وہی عظیم الشان سلطنت جس کی حدود فارس اور چین تک وسیع تھی۔ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ایک وقت تھاکہ بڑی سے بڑی طاقت ا ن سے پنجہ لڑانے میں خوف محسوس کرتی تھی لیکن آ ج استعماری طاقتیں اس کی تکہ بوٹی کرنے کے لئے یوں اس کے گرد بیٹھی ہیں کہ جیسے لاش کے گرد چیلیں۔غور کیجئے کہ جن کے اسلاف نے ہر حالت میں

اطاعت کرنے کا عہد کیا تھا۔ آج ان کے اسلاف کا کردار دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاید انتشار کے علاوہ انہوں نے کوئی اور درس سیکھا ہی نہیں۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں صحابہ کی اطاعت اپنے کمال اور انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کی زندگیوں میں نظر آنے والا اطاعت کا بے مثال نمونہ عدیم المثال ہے۔انھوں نے آنحضرت ﷺ کی ہر حرکت اور سکون کو بڑی باریک نظروں سے مشاہدہ کیا اور پھر اپنی زندگیوں میں جاری و ساری کر دیا۔

یہی اطاعت کی روح ہمیں اس صحابی میں نظر آتی ہے جنھوں نے گلی میں سے گزرتے ہوئے آنحضور ﷺ کی آواز سنی ”بیٹھ جاؤ“ گو یہ ارشاد مسجد میں کھڑے ہوئے لوگوں کے لئے تھا لیکن وہ صحابی گلی میں ہی بیٹھ گئے اور پھر پرندے کیطرح پھدک پھدک کر مسجد میں پہنچے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ ”اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرام کی اطاعت ،اطاعت تھی۔“

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے بارے میں ایک بار آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا آدمی ہے کاش کہ وہ رات کو نماز تہجد ادا کیا کرے۔ چنانچہ اس ایک فقرے نے حضرت عبداللہ کی ساری زندگی میں نماز تہجد کا چراغ روشن کردیا جو پھر کبھی نہ بجھاوہ رات کو کم سوتے اور لمبی نماز ادا کیا کرتے۔

ارشاد باری تعالی ہے کہ واطیعوااللہ والرسول لعلکم ترحمون۔ اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کو اطاعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ ”میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا تقوی اختیار کرو،بات سنو اور اطاعت کرو،خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہو۔ کیونکہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بڑے اختلافات دیکھے گا پس تم ان تاریک حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اسے پکڑ لینا۔“ ایک اور حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے کہ ”جب میں تمھیں کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ۔ اور جب کسی کام کا حکم دوں اسے اپنی استطاعت کے مطابق بجا لاؤ۔“

اسلام ایک انتہائی درجے کا نظم و ضبط کا مذہب ہے۔وہ کسی شخص کو اپنے حلقہ میں جبراً داخل کرنے کا مئوید نہیں۔جب کوئی شخص اپنی خوشی اور انشراح صدر کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے تو پھر اسلام اس سے اس نظم وضبط کی توقع رکھتا ہے جو ایک مظم قوم کے شاہان شان ہو،وہ اپنے ہر فرد کو کامل اطاعت کا نمونہ بنانا چاہتا ہے۔تا کہ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل ہو سکے۔جس کے افراد سمعنا واطعنا کا عملی نمونہ ہوں۔سنو اور مانو۔خدا فرماتا ہے انما کان المئومنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینھم ان یقولوا سمعنا واطعنا۔اس آیت کریمہ میں اللہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ مومن جب اللہ اور اس کے رسول کیطرف کسی فیصلہ کے لئے بلائے جائیں اور جب کوئی فیصلہ ہو جائے تو مومنوں کے لئے یہی بات مناسب ہے کہ وہ کہیں ہم نے سنا اور جو کچھ ہم نے سنا ہم نے اس کی اطاعت کی۔یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔پھر فرماتا ہے ومن یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ۔فاولئک ھم الفائزون۔یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور خدا کا تقوی اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔اللہ نے ان آیات قرآنی کے ذریعہ ہم کو اجتماعی ترقی کے لئے ایک نہایت قیمتی گر بتایا ہے کہ آپس کے اختلافات میں جب تک خدا اور اس کے رسول کو حکم نہ بنایا جائے۔اس وقت تک مسلمان بحثیت مجموعی کبھی ترقی نہیں کرسکتے۔اسلام تو یہ کہتا ہے کہ اے مسلمانوں تمہارے ایمان کی علامت یہ ہے کہ تم نہ صرف مذہبی امور میں امام کی اطاعت کرو بلکہ اپنے سیاسی اور معاشرتی امور میں بھی اپنے امام کی اطاعت کرو۔حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی متعدد تقاریر اور تصانیف میں جماعت کو ہر معروف امر میں اطاعت امام کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔آپ فرماتے ہیں۔”جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔جن کے بغیر ان کے کام صحیح طور پر نہیں چل سکتے،ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تو پھر انھیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہیے۔کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہیے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہیے۔جن کے نتائج ساری جماعت پر آکر پڑتے ہوں۔کیونکہ پھر امام کی ضرورت اورحاجت باقی نہیں رہے گی۔۔۔امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم (مطیع) کا کام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے۔“

اللہ سے عاجزانہ التماس ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ اپنی رضا کے تابع رکھے اور نفسانی خواہشات کی ملونی سے محفوظ رکھے۔نیز ہم اس کے ہدایت یافتہ انبیاء اور خلفاء کرام کی کامل اطاعت کرنے والے ہوں اور کبھی بھی ایک لمحہ کے لئے ان کے احکامات اور ارشادات کو نظر انداز نہ کریں۔کیونکہ ساری برکات اور کامیابیاں اطاعت امام میں ہیں۔آمین

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔" صحابہ کرام کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملے گا کہ اگر کسی کو ایک دفعہ اشارہ بھی کیا گیا ہے تو پھر خواہ بادشاہ وقت نے کتنا ہی زور کیوں نہ لگایا مگر اس نے سوائے اس اشارہ کے اور کسی کی کچھ مانی ہو۔"

فرمایا۔جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتاہے۔فرمایا۔ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو۔اور بغیر چون و چرا کے حکموں کوماننے والا ہو جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

"میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقل مند اور مدبر ہو۔اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں۔اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کرسکتے۔پس اگر تم خدا کی نصرت چاہتے ہو۔اس کا کوئی ذریعہ نہیں۔سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا۔بیٹھنا ،کھڑا ہونااور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش رہنا میرے ماتحت ہو۔"

پھر فرمایا

درحقیقت ایک ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے ،دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے۔"

"کامل اطاعت اور فرمانبرداری نہایت ضروری ہے اور یہ صرف خلیفہ سے ہی مخصوص نہیں۔ بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ بس خلیفہ کی بات ماننا ضروری ہوتا ہے۔اور کسی کی ضروری نہیں۔خلیفہ کیطرف سے مقررہ کردہ لوگوں کا حکم بھی اسی طرح ماننا ضروری ہوتا ہے۔جس طرح خلیفہ کا۔"

فرمایا"نماز باجماعت اطاعت کی بہتری مثال ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔"یہ جو اطاعت ہے ضروری نہیں کہ براہ راست اللہ کی اطاعت ہو یہ اطاعت بعض دفعہ خدا تعالیٰ کے مقررہ کردہ خلفاء کی یاان کے مقررہ کردہ امراء کی ہوتی ہے۔یہ بھی اللہ کی اطاعت بن جاتی ہے۔اس لئے جب میں کہتا ہوں کہ اطاعت کرنا سیکھیں اور خدا کی اطاعت کرنا سیکھیں تو خدا تعالیٰ کے نظام کو چلانے کیلئے جو بھی خدا کی طرف سے مقررہ ہوتا ہے اس کی اطاعت بھی خدا کی اطاعت بن جاتی ہے۔جس اطاعت کے بعد پھل ملتاہے وہ اطاعت کوئی معمولی چیز نہیں اس کے اندر بڑی گہری روح ہے اس میں تو انسان سب سے پہلے اپنے نفس سے آزاد ہوتا ہے تب جا کر اطاعت کرتا ہے۔یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نفس کا غلام اور اللہ کا مطیع ہو۔یہ دونوں چیزیں آپس میں ٹکراجاتی ہیں۔۔سب سے پہلے نفس کو پاک کرنا پڑے گا۔اپنے ضمیر کو آزاد کرنا پڑے گا۔کہ میں صرف اور صرف خدا کے سامنے جھکتا ہوں۔اور خدا کی نمائندگی میں اگر مجھ سے بہت ادنی بھی مجھ پر حاکم مقرر ہو تو میں اس کے سامنے بھی جھکوں گا۔یہ ہے اسلامی اطاعت کی روح۔اسکی اگر تربیت مل جائے تو اس اطاعت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بعض دفعہ انسان کو بہت سے معجزات دکھاتا ہے اور یہ بتانے کے لئے اور یقین پیدا کرنے کے لئے کہ میری خاطر تم نے کیا ہے۔میں تمہاری خاطر دنیاکو تمہارا غلام بناؤں گا۔"

خدا کرے کہ ہم اطاعت کے مجسم پیکر بن جائیں۔آمین۔